بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہ ہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۴	دار الامان قادیان ۳۱ اگست سنہ ۱۹۰۰ء	نمبر ۳۱

بقیہ مضمون پیر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی

مرد تو مرد عورتیں بھی اسی فسوں سازی کے لئے اپنے نازک دماغوں اور عورتانہ ناز و انداز کو ساتھ لئے ہوئے نکل کھڑی ہوئی ہیں۔ چنانچہ جہاں مردوں کا گذر دشوار ہے وہاں یہ نازک اندام چرب زبان طائفہ خانہ نشین بھولی بھالی مستورات کو اپنی شریلی آواز سے گیت سنا کر اور جسمانی زیب و زینت کے سامان پیش نظر رکھ کر فریفتہ کرنے میں قابو پاتا ہے۔ کوئی گاؤں۔ کوئی قصبہ۔ کوئی جزیرہ۔ کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں اس شرک عظیم میں پھنسانے کے لئے طیاریاں نہیں ہوئیں۔ واعظوں کے ذریعہ سے گھروں میں خاموش بیٹھنے والے لوگوں کو مسیح کی خدائی۔ اور تثلیث اور کفارہ کا سبق دیا جاتا ہے اپنی دولتیں اور خزائے ان لوگوں نے اس کی اشاعت کے واسطے وقف کر دئے ہیں اور اپنے ذخائر اور متاعوں کو پانی کی طرح بہا دیا ہے۔ پادری لوگ گرجاؤں سے نکل کھڑے ہوئے ہیں اور صلیب کا بت گلے میں لٹکائے ہوئے ہر جگہ پہونچتے ہیں۔ ان کے ساتھ حسن پر فریفتہ کرنے والی نگاہیں لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں اور گنہگاری کے دام میں پھنسانا ایک ہنر سمجھا جاتا ہے صلیب کی ہمدردی میں نازک وجود قربان ہوتے ہیں۔ بھڑکدار لباس پہنکر اور ناز و نیاز دکھا کر دلوں کو مسیح کی خدائی کی طرف لے جاتے اور کفارہ عیسیٰ آزادی کی راہ دکھاتے ہیں ہر حاجت براری کا سامان طیار رہتا ہے۔ خرچ و خوراک اور پوشاک سے بھی دریغ نہیں۔ یہ غلو صلیب کے حامیوں کا پہلے زمانوں میں کم نظر آتا ہے۔ اس رنگ سے اور ایسی آزادی سے اور اس عملی طریق سے **توحید** اور **تثلیث** کا مقابلہ کبھی پڑا ہے اور وہ انتقاد جس کی نسبت قرآن کریم ایک پر ہیبت اور خوفناک الفاظ میں فرماتا ہے تکاد السموٰت یتفطرن و تنشق الارض و تخر الجبال ان دعوا للرحمٰن ولدا ۔ کب اس شدت اور زور سے ظاہر ہوا ہے۔ اور اس فساد عظیم کا رخ زیادہ تر توحید قرآن کے ہی مقابل ہے جس نے اس شرک سے اسلام اور مسلمانوں کو خوفناک طریقوں کے ساتھ اور پر ہیبت ہدایتوں کے ذریعہ سے بیزار کر کے اس شرک کے مقابلہ پر آمادہ کر دیا ہے اور خالص توحید کو حضرت ابراہیم حنیف کی ملت قرار

دیگر مسلمانوں کی نجات کا اصول قرار دیا ہے۔ اور یہ کفارہ اور تثلیث اور مسیح کی خدائی کا بت جب اپنے پورے زور میں رونما ہوتا ہے تو اسلامی توحید کا حربہ ہی ہے جو اس کے پاش پاش کرنے کے واسطے اٹھانا پڑتا ہے۔ بس اس فن و تعلیم کی اشاعت گویا صرف توحید اسلامی کی بیخ تنزل کرنے کے لئے ایک سخت نقصان رساں صورت میں فی زمانہ ظہور پذیر ہے اور اب کون ہے جو سوائے آسمانی طاقتوں کے اسکو توڑ سکے اور اسکو مغلوب کر سکے۔

(صفات میں دخل)

خدا کی بادشاہت میں اُس کی ذات واحد کے ساتھ اس ظلم صریح کو روا رکھ کر اس فساد کبیرہ کے برپا کرنے والی قوم کے ساتھ بعض ہوا پرست قوموں نے صفات الٰہیہ میں بھی دست اندازی کی اور جیسا کہ اُس کی ذات کی شناخت کا حق ادا نہیں ہوا تھا ویسا ہی صفات کی شناخت میں بھی وہ دست اندازی کی گئی کہ الاماں ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کے ماننے والی بت پرستوں سے جو قومیں اسلامی توحید سے مرعوب ہو کر ایسی پیدا ہوئیں کہ جنھوں نے اپنی نفس پرستی اور خود ستائی کی دھن میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کے وجود سے ہی انکار کیا اور اپنے خطرناک خیالات کو مدنظر رکھکر صفات باری میں ہی شبہات پیدا کر دئیے

(برہمو)

برہموں نے اللہ تعالےٰ کے پاک سلسلہ نبوت سے انکار کیا اور انبیاء کی راستباز اور پاک جماعت کی نسبت ایسے بیہودہ اور باطل خیالات پھیلا کر ان کی پاک تعلیمات کا اعتبار دلوں سے جاتا رہا۔ اور وحی و الہام کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم کو ناممکن قرار دیا گیا اور کسی فرد کامل پر اس کا پاک کلام نازل ہونا محال اور ممتنع سمجھا۔ ہر آسمانی کتابوں کو محض انسانی خیالات کا ایک دفتر بتلایا اور ان پر ایمان لانا۔ اور ان کی تابعداری پر نجات کا مدار رکھنا فضول قرار دیا۔ اپنے کانشنس یا ضمیر کے ہر آن میں پلٹنے والے بے قرار و بے ثبات خیالات کو ہادی مانا۔ اور محض عقل کو بغیر سہارے اور تائید آسمانی قوت کے بالکل خطا و غلطی سے باوجود صدہا ٹھوکروں اور غلطیوں کے مبرا سمجھا۔ استعدادات عقلیہ کی فطری کمی بیشی کا فیصلہ کئے بغیر اسکو راہ بر کامل قرار دے لیا اور ہر ایک ہدایت کو جو انسانی عقل تجویز کرے بلا غور اس امر کے کہ اس عقل کے خالق نے اسکی نسبت کیا حکم لگایا ہے نجات انسانی کے واسطے کافی ٹھیرا دیا۔ اور بجائے اس کے کہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کو ترک کر کے خدا پرست اور سچے موحد مسلمان قرآن کے پیرو ہو جاتے خود پرستی کے چکر میں پھنسکر ان خیالات کی اشاعت سے ایک طوفان بے تمیزی اور بد اعتقادی برپا کر دیا۔ اور ناروا آزادی کو مستی دیکر مخلوق الٰہی کی تباہی کو در پے ہوئے اپنے طبعزاد گھڑے ہوئے خیالات کو ایک آزادی بخش سلطنت کے دامن میں آرام پا کر خوب چمکایا اور خام اور بیہودہ رائیں پیش کر کے آب و تاب کے ساتھ انکو شائع کیا۔

(آریا)

دوسری طرف آریہ ظلم و فساد کی آری ہاتھ میں لے کر اٹھے۔ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی صفات تکلم کے دوام کو معطل کر دیا اور صرف آریہ ورت کی چار دیواری میں محدود کر کے یہ اعتقاد ظاہر کیا کہ کسی لا معلوم وقت میں جسکا ہمکو بھی پتہ نہیں چند نامعلوم الاسم لوگوں کے ساتھ جنکا حسب نسب ہم خود نہیں جانتے خدا ایک دفعہ بولا تھا اور اسکا کلام سنسکرت زبان میں نازل ہوا تھا اور وہ بید ہے۔ جس کا پورا علم و فہم اب ہمکو بھی نہیں ہے۔ یہاں تک کہ معمولی صحیح ترجمہ بھی ہم نہیں جانتے۔ بعد ازاں خدا ایسا خاموش ہوا کہ گو صدہا فساد اطراف عالم میں پھیلے اور سخت آندھیاں چلیں مگر چار دیواری ہندوستان سے اس نے قدم باہر نہیں رکھا اور اگرچہ بہت ہی اس کے عاشق و شیدا۔ اس کے پاک کلام کے مشتاق اسکی طرف دوڑے مگر اس نے ان کی طرف ذرہ بھی توجہ نہیں کی اور اقطاع عالم میں اگرچہ اسکی ہدایت پاک کی ضرورت سخت پڑتی رہی مگر پھر اس نے آنکھ اٹھا کر بھی اسطرف نہیں دیکھا اور نہ کچھ منہ سے بولا۔ ایسی بہری لگی کہ گویا ایک دفعہ بول کر پھر بھول گیا کہ کیا بولا تھا۔ اس کے بعد نہ کسی انسانی ہدایت کے نازل کرنے کی ضرورت اسکو معلوم ہوئی اور نہ کوئی آسمانی کتاب نازل ہوئی اور نہ ہم ہی یہ پتہ دے سکتے ہیں کہ بید کے شجر کی کوئی شاخ کسی دوسرے ملک تک بھی پہونچی۔ یا کسی نے اسکی تعلیم کو سوائے ہندوستان کے کسی اور جگہ پھیلایا۔ مگر چونکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور جن ملکوں میں کتاب آسمانی کے دعویدار پیدا ہوئے ہیں وہ سب جھوٹے اور مفتری ہیں۔ اگرچہ ان کی تعلیمات کیسی ہی مفید اور انسانی جماعتوں کی راہبری میں کیسی ہی کارآمد ثابت ہو چکی ہوں مگر وہ خدا کا کلام نہیں جسکی اور برکتوں میں سے ایک پاک برکت **نیوگ** کی تعلیم بھی ہے جو اس کے خدا کا کلام ہونے کا کافی ثبوت ہے۔ دوسری طرف اس قوم نے اللہ تعالیٰ کو صفت خلق سے محروم کر دیا ہے اور یہ اعتقاد ظاہر کر دیا ہے کہ وہ مادہ اور ارواح بھی خدا کی طرح انادی اور قدیم سے چلے آتے ہیں نہ مادہ کو خدا نے بنایا نہ ارواح کو بلکہ ان کے جوڑ جاڑ سے انسان کو خلق کیا اور نیز کل اشیاء عالم کو بنایا۔ اور وہ کسی چیز کو نیست سے ہست کرنے پر قادر نہیں ہے۔ جیسا کوئی پیشہ ور کسی آلہ کے ذریعہ سے موجود

حضرت اقدس کی پاک باتیں

(ایک جامع درس)

سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۱ء

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ میں ایک نکتہ معرفت

مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے اور یہ ظاہری بات ہے کہ اس کا مقصود بالذات کیا ہو؟ جسکی تلاش کرنے کے لئے یہاں ایما اور اشارہ ہے۔

مگر میں کہتا ہوں کہ وہ روحانی موت ہو یا تمھاری زندگی خدا ہی کی راہ میں وقف ہو۔ مومن کو لازم ہے کہ اس وقت تک عبادت سے نہ تھکے اور سست نہ ہو جب تک یہ جھوٹی زندگی بھسم نہ ہو جاوے اور اسکی جگہ نئی زندگی جو ابدی اور راحت بخش زندگی ہے اسکا سلسلہ شروع نہ ہو جاوے اور جب تک اسی عارضی حیات دنیا کی سوزش اور جلن دور ہو کر ایمان میں ایک لذت اور روح میں ایک سکینت اور راحت پیدا نہ ہو۔ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان اس حالت تک نہ پہونچے ایمان کامل اور ٹھیک نہیں ہوتا۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا ہے کہ تو عبادت کرتا رہ جب تک کہ تجھکو یقین کامل کا مرتبہ حاصل نہ ہو۔ اور تمام حجاب اور ظلماتی پردے دور ہو کر یہ سمجھ میں آجاوے کہ اب میں وہ نہیں ہوں جو پہلے تھا بلکہ ابتو نیا ملک نئی زمین نیا آسمان ہے اور میں بھی کوئی نئی مخلوق ہوں یہ حیاۃ ثانی وہی ہے جسکو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجہ پر پہونچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اسپر نزول ہوتا ہے۔ یہی وہ راز تھا جسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ ابوبکر کو دیکھے اور ابوبکر کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

یاد رکھو ایمان ایک راز ہے

یاد رکھو ایمان ایک راز ہوتا ہے جو مومن اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہوتا ہے اور جسکو مخلوق میں سے اس مومن کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا ان عند ظن عبدی بی کی حقیقت یہی ہے۔ بعض اوقات وہ لوگ جو علوم حقہ اور معارف الٰہیہ سے بہرہ ور نہیں ہوتے کسی مومن کے ان تعلقات کے عدم علم کی وجہ سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکو ہوتے ہیں اسکی بعض حالتوں مثلاً معاملات رزق و معاش پر حیرت اور تعجب ظاہر کرتے ہیں اور کبھی یہ تعجب انکو بدظنی اور گمراہی تک لے جاتا ہے اس لئے کہ انکی نظر اپنے ہی محدود اسباب تک ہوتی ہے اور وہ اس راز اور سر سے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ رکھتا ہے ناواقف ہوتے ہیں۔

میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے اس راز کو ایسا بنائیں جو صحابہ کرام کا تھا۔

وقف زندگی

غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف کرے۔

میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کردی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دیدی ہے مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کر دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو انکو معلوم ہو کہ کسطرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔

یاد رکھو یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر انکو اطلاع ملتی۔ جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فله اجره عند ربه ولا خوف علیهم ولا هم یحزنون۔ اس للہی وقف کا اجر اس کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسایش چاہتا ہے۔ اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواہاں نجات ہے پھر کیا وجہ ہے کہ جب اسکو ایک مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جاوے تو اسپر توجہ ہی نہ کرے کیا للہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا۔؟ کیا صحابہ کرام اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھیرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جاوے۔

بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے انکو ملجاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔

اپنا ذاتی تجربہ اور وصیت

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے

کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اُٹھایا کہ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مرکے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

پس میں چونکہ خود تجربہ کار ہوں اور تجربہ کر چکا ہوں اور اس وقف کے لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ جوش عطا فرمایا ہے کہ اگر مجھے یہ بھی کہدیا جاوے کہ اس وقف میں کوئی ثواب اور فائدہ نہیں ہے بلکہ تکلیف اور دکھ ہوگا تب بھی میں اسلام کی خدمت سے رُک نہیں سکتا۔ اسلئے میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہونچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسکو سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی میری موت میری قربانیاں میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اسکی روح بول اٹھے اسلمت لرب العالمین جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا خدا میں ہوکر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔

پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل اور غرض سمجھتا ہوں پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔

حضرت حکیم الامت کے ارشادات

ذیل میں ہم ایک نوٹ درج کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **معراج** کی حقیقت سمجھنے کے واسطے بطور کلید کے ہے ہمارا ایمان اسپر ہے کہ یہ معراج شریف کی اصل حقیقت اور وہ صورت ہے جسپر بڑے سے بڑے مخالف کو بھی اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ اور معراج کیا ہے؟ درحقیقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کی ایک تصویر ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے ناظرین جسقدر وسیع غور اس پر کریں گے اُسی قدر حظ اور ذوق ایمانی اُٹھائیں گے۔

(ایڈیٹر)

یہ امر یاد رہنا چاہئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری ترقیوں کی ابتدا آپ کی **ہجرت** تھی اور **معراج** کے تمام واقعات آپ کی آنے والی زندگی کے حالات کی پیشگوئی ہے۔

لوگ سوال کرتے ہیں کہ معراج جسم سے ہوئی یا روح سے؟ کوئی راحت کوئی تکلیف انسان کو بدون جسم کے ہوتا ہی نہیں جسم اور روح آپس میں لازم ملزوم ہیں یہانتک جسم کا روح کے ساتھ تعلق ہے کہ بعض نادان فلسفیوں کو دھوکا لگا ہے کہ وہ روح کا انکار ہی کر بیٹھے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ روح کوئی چیز نہیں جسم ہی جسم ہے مگر سُن رکھو

ہمارا ایمان یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج کا نظارہ روح مع جسم تھا ہاں اسی جسم کے ساتھ تھا جو لوگ کہتے ہیں کہ مرزا جی معراج جسمانی کے قائل نہیں وہ جھوٹ کہتے ہیں۔ آپ کے معراج کا ثبوت مشاہدہ صحیحہ ہے۔ میں تو کل دنیا کو سنوا سکتا ہوں کہ آپ کا معراج ایک صحیح واقعہ ہے۔ گیا معنے کہ ہر ایک اعتراض کرنے والے کو بند کر سکتا ہوں انشاء اللہ

واقعات معراج کی حقیقت

معراج میں جو واقعات پیش آئے تھے اُن کے معانی اور مطالب کے سمجھنے کے واسطے ہمکو ضرور ہے کہ اس زبان کی لغات کو دیکھیں اسلئے اُن تمام واقعات کے معانی اگر اس لغت کی رو سے معلوم ہوجائیں تو پھر معراج کی حقیقت کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔

(۱) سینہ چاک کرکے دھونا جس شخص کے ساتھ یہ واقعہ پیش آوے وہ شخص یقیناً یقیناً عملی طور پر ایماندار ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی ایمانی حالت پر غور کرو۔

(۲) (قلب کا دھویا جانا۔) جس کا قلب دھویا جاوے اسکی عقل بڑھ جاوے گی اور بڑی سالم اور سلیم ہوگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عاقبت اندیشی اور کمال عقل کو دیکھو۔

(۳) (براق پر سوار ہونا) اسکو ایک سفر پیش آوے گا۔ مرتبہ بلند ہوگا۔ عافیت۔ عزت کامیابی شامل ہوگی آپ کی زندگی پر نظر کرو

(۴) (بیت المقدس کو جانا) علوم انبیاء کا وارث ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ علوم عطا ہوے کہ کمالات نبوت کا خاتمہ ہوگیا۔

(۵) (آسمان اول پر جانا) بہت بوڑھا نہیں ہوگا۔ متوسط عمر کا ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معراج کے بعد بارہ برس ہی زندہ رہے

(۶) دوسرے آسمان پر جانا۔
علم اور حکمت کی ترقی حاصل ہوتی ہے
(۷) تیسرے آسمان پر جانا۔
عزت اقبال کی ترقی ہوتی ہے۔
(۸) چوتھے آسمان پر جانا۔
سلطنت کا مالک ہوجاتا ہے۔
(۹) پانچویں آسمان پر جانا۔
اسکو کچھ مشکلات جزع فزع ضرور پیش آتے ہیں۔
(۱۰) چھٹے آسمان پر جانا۔
سعادت و جاہ اس کو حاصل ہوگی۔
(۱۱) ساتویں آسمان پر جانا۔
اس کے مراتب اور پایہ کا کوئی آدمی نہیں ہوتا۔ مگر آسمان کی طرف جانے والے کے ساتھ جھگڑے بہت ہوتے ہیں۔
(۱۲) جبرئیل کو دیکھے۔
دشمنوں پر فتح پاوے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا بہت بڑا پابند ہو۔
(۱۳) میکائیل کو دیکھے۔
مال اور شرف پاتا ہے۔
(۱۵) سدرۃ المنتہیٰ۔
وہ اپنے سارے مطالب میں کامیاب ہوتا ہے۔
(۱۶) آسمان کے دروازے کا کھلنا
اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔
(۱۷) لوح محفوظ۔
مقبول الکلام ہوتا ہے۔
(۱۷) اللہ کو دیکھے۔
اس کی حاجات پوری ہوتی ہیں۔ اور معزز قوی ہوتا ہے۔

واقعات معراج کی یہ لغت ہے اب ان لغت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں معائنہ کرو۔ اور دیکھو۔ کہ یہ واقعہ معراج کیسا سچا اور صحیح واقعہ ہے۔

صبر دو قسم کا ہوتا ہے
صبر علی الطاعت۔ اور صبر عن المعاصی
صبر علی الطاعت تو یہ ہے
کہ نیکیوں پر ہمیشگی اور دوام کرے اور نیکیوں پر صبر یہ ہے کہ خوب سنوار کر وضو کرے نماز پڑھے تو اسکو سمجھ سمجھ کر پڑھے اور عین وقت معززہ پر پڑھے اور باجماعت پڑھے۔

صبر عن المعاصی یہ ہے کہ بدیوں سے بچتا رہے مثلاً غضب آجاوے تو حلم کو برتے۔ شہوت آئے تو عفت سے کام لے۔ مشکلات میں بلند حوصلگی اختیار کرے حرص کے وقت قناعت اور کسی مشکل وقت میں شجاعت و تہور سے کام لے۔

شیطان کبھی کبھی نیکی کے رنگ میں بھی انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے ایسے اوراد اور وظائف بتلائے جاتے ہیں کہ انسان باجماعت نماز سے رہ جاتا ہے۔ پس انسان کو اپنی خود تجویز کردہ نیکیوں کا گمان اور غرور نہیں کرنا چاہئے اللہ تعالے نے انسان کو مختلف قویٰ دئے ہیں اس لئے جو بات اسکو نہیں دی گئی اسکو دوسرے سے کیا فائدہ اٹھاوے۔
نفس کچھ چاہتا ہے دوستی اور دیگر تعلقات کچھ چاہتے ہیں پس ایسے مقامات پر اللہ اور رسول کی اطاعت کرو۔

اشتہار

اکثر بیماروں کے خطوط جناب مولوی نور الدین صاحب کی خدمت میں آتے ہیں اور وہ اپنی بیماری کے لئے درخواست کرتے ہیں کہ ہم جنگل میں یا گاؤں میں یا دوا سازی سے ناواقف ہیں یا دوا شناسی سے معذور ہیں یا اگر نسخہ کی دوائی عموماً یہاں نہیں مل سکتی لہذا آپ دوا بنا کر ہمارے نام وی پی بھیجدیں اور مولوی صاحب کو بسبب کثرت اشتغال اسکی فرصت نہیں لہذا عام فائدہ کے لئے یہ عاجز بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دیتا ہے کہ جس صاحب کو بنی بنائی دوا منگوانی منظور ہو وہ عاجز کو اطلاع دیں کہ انکو دوا بنا کر بھیجدی جاوے یا لاہور امرتسر کلکتہ سے منگوا کر بنائی جایا کرے۔

خاکسار فضل دین قادیانی

پیر مہر علی شاہ صاحب

پر اتمام حجت

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے مقابلہ تفسیر نویسی سے انکار و فرار کے متعلق اشتہار نور الابصار کے بعد جو حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی نے شائع کیا تھا کچھ ضرورت نہ تھی کہ کچھ اور بھی لکھا جاتا اور رہی سہی ضرورت کو حضرت اقدس سید الانام امام ہمام علیہ الصلوۃ والسلام کے رسالہ **تحفہ گولڑویہ** نے ہمیشہ کے لئے پورا کردیا ہے اس کی اشاعت پر پیر صاحب کو تو کیا سلیم الفطرت لوگوں کو جو حق کے جویاں ہیں معلوم ہوجاویگا کہ پیر صاحب نے کہاں تک انصاف اور حق پرستی کی راہ کو چھوڑ کر الباطل کی حمایت کی ہے۔ پیر صاحب کی شرمناک شکست کا حال خصوصیت کے ساتھ لاہور کی سنجیدہ پبلک پر اور بھی کھل گیا ہے جب کہ اُس نے دیکھا کہ پیر جی تو چپ شاہ کا روزہ رکھے ہوئے بیٹھے ہیں اور ان کے مریدین و معاونین علماء کا سارا زور بیان گندی گالیوں اور دریدہ دہنوں پر خرچ ہورہا ہے پیر جی کی ایسی حرکات پر کہ انھوں نے جلسہ تفسیر نویسی سے گریز کیا اور پبلک کو اشتعال دلا کر ناگوار واقعات کے پیش آجانے کا خطرہ محسوس کردیا ہم اسوقت کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ اس مختصر سے نوٹ میں ہم کو صرف یہ کہنا منظور ہے کہ حضرت اقدس نے اپنے فطرتی رحم سے جو ایسے لوگوں کو خدا کی طرف سے ملتا ہے مخلوقات الٰہی پر رحم کرکے ایک اور اشتہار شائع کیا ہے جس میں پھر پیر صاحب کو تفسیر نویسی کی دعوت کی ہے اور نہایت ہی نرم اور مبنی بر انصاف شرائط پیش

کرکے چاہا ہے کہ یہ فیصلہ ہو جائے اور اگر وہ تفسیر نویسی سے عاجز ظاہر کریں تو پھر تین تین گھنٹہ تک تقریر کرنے کی دعوت کی ہے یعنی اول حضرت اقدس تین گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور دلائل بیان کریں گے پھر پیر صاحب اسکی تردید کے لئے تین گھنٹہ برابر تقریر کریں۔ چونکہ پیر صاحب کی پشت سرحدی لوگوں کی ایک جماعت ہے اس لئے قیام امن کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے کہ لاہور کے تین بڑے رؤسا کے دستخط پیر صاحب کی درخواست پر ہوں اور وہ امن و انتظام کے ذمہ وار ہوں۔ پیر صاحب میں اگر واقعی حمایت حق کا جوش ہے اور وہ روح القدس سے تائید یافتہ ہیں تو اس میدان میں ضرور نکلیں گے

بعض چونکہ اشتہار حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہو چکا ہے اس لئے سردست لکھنے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے۔

اربعین

بعض احباب کے اصرار اور درخواستوں پر حضرت اقدسؑ سے اجازت لیکر یہ انتظام کیا ہے کہ اربعین کی جسقدر تعداد حضرت اقدسؑ چھاپ کر مفت تقسیم فرماتے ہیں اس کے علاوہ اس کی کچھ زائد کاپیاں بطور خود چھپوا کر ان دوستوں کو بہم پہونچائی جاویں جنکو کسی وجہ سے نہیں ملی۔ اس لئے ہر ایک نمبر جو ایک جزو سے زیادہ نہ ہوگا (مر) قیمت بلا محصول ڈاک پر دفتر اخبار الحکم قادیان سے ملے گا۔ خریداری کی درخواست اخبار الحکم میں بھیجی جاوے درخواستوں کی تعمیل بصیغہ وی پی ہوگی۔ المشتہر خلیفہ نور الدین والہ دتا ساکنان جموں۔

اشتہار

شعر

اک نظر پھر کے ادھر بھی تو خدا را دیکھو
ہے کوئی حق کی طرف ہم کو بلاتا دیکھو

شہادت آسمانی

اس میں قرآن کریم ۔ انجیل شریف اور احادیث نبوی سے اسبات کو ثابت کیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام رحلت کے وقت تک دنیا ہی میں رہے اور تادم مرگ اپنی قوم کو توحید اور اطاعت الٰہی کی طرف دعوت کرکے تقویٰ اور پرہیزگاری کا حکم دیتے رہے اور اس بات کو بھی دلائل موجہ ثابت کیا ہے کہ اسلام بزور شمشیر ہرگز پھیلا یا نہیں گیا اسلام اپنی ترقی کے لئے ہرگز کسی تلوار کا محتاج نہیں اور اسلامی جہاد کی حقیقت اور نیز اس کتاب میں ان تمام اعتراضوں کے بھی جواب میں جو قاضی فضل احمد کورٹ انسپکٹر پولیس لدھیانہ نے اپنی کتاب کلمہ فضل رحمانی (جس کتاب کو اکثر علماء نے لاثانی بیان کیا ہے) میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کئے ہیں اور مخالفوں کے رویائے صادقہ کی حقیقت اور ان کی بہترین بیان کی ہیں۔ قیمت صہ محصولڈاک ار

شہادۃ آسمانی حصہ دوم

حصہ دوم اس میں قرآن کریم اور حضرت عیسیٰ اور یسعیاہ نبی علیہما السلام کی ان عظیم الشان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر اور ثبوت ہے جو مسیح موعود آخر الزمان اور آپ کے اصحاب کی مبارک جماعت کی بابت قرآن کریم انجیل اور یسعیاہ نبی کی کتاب میں درج ہیں نیز اس بات کا ثبوت ہے کہ کسوف وخسوف مہدی کی تصدیق کا نشان ہے پیدائش کا ہرگز نہیں اور بعض ان اعتراضوں کے جواب میں جو کلمہ فضل رحمانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کئے گئے ہیں قیمت ۲ر محصولڈاک ۱ر

شمس بازغہ

پیر جی مہر علی شاہ گولڑوی کی کتاب شمس الہدایت کا جواب حضرت مولانا و بالفضل اولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے معارضہ بالمقابل کے طور پر لکھا ہے درحقیقت رسالہ شمس بازغہ شمس بازغہ ہی ہے اس کی تعریف میں زیادہ کہنے کی سوا اس کے ضرورت نہیں کہ

آفتاب آمد دلیل آفتاب

زوال سے طلوع ہوگا مولانا موصوف نے اس رسالہ میں عجیب کمال یہ کیا ہے کہ پیر صاحب کے مسلمات سے ہی جواب دیا ہے اور ایک جواب پر اکتفا کیا ہے بلکہ ایک ایک بات کے کئی کئی جواب عقلی و نقلی طور سے دئے ہیں حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی سرپرستی میں طبع ہو رہا ہے اور بہت جلد اس کی اشاعت کی امید کی جاتی ہے انشاءاللہ اس کے شائع ہونے پر مخالف اس شعر کے مصداق ہوں گے

بہت روئیں گے سر پر ہاتھ دھر کر
ہنسا کرتے ہیں جو ہر کوئی کسی سے

چونکہ پیر جی مہر شاہ صاحب کی کتاب کثرت سے پھیلائی گئی ہے اس لئے مناسب ہے کہ اس رسالہ کا بہت کثرت سے شائع ہونا ضروری ہے۔ فی الحال عہ ہی کم قیمت رکھی ہے کمی بیشی کا بعد طبع کتاب لحاظ رکھا جاوے گا تمام درخواستیں شمس بازغہ کی حکیم فضل الدین صاحب قادیانی کے نام آنی چاہئیں۔

(ایڈیٹر)

سخت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں دنیا کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اسقدر بدزبانیاں کی جاتی ہیں اور گالیاں دیجاتی ہیں کہ ایک غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اُٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اُتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہے کہ کئی مسلمان انکو پڑھکر متشکک اور مرتد ہو گئے ہیں ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا جو ان مخالفوں کے دندان شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچاوے اور انکا حوصلہ بڑھاوے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سا روپیہ بھی ان ہی ایکیات سے وصول ہو جاتا ہے کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایکوقت کی چار میں سیٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور ان ہی ایکدفعہ کے چھوڑ دینے سے ہزاروں روپیہ جمع ہو جاتا ہے جو وہ عیسائی مشن کے اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی مذہب اور سچا ہی اُس کے لئے مسلمانوں کو اتنی بھی غیرت نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا ہے کہ ہم یہ رسالہ انوار الاسلام ماہوار نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراضات کے مفصل جواب لکھا کرتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہی کہ اس رسالہ کو منگاوے اور مطالعہ کرے ۴۸ صفحہ ماہوار قیمت نہایت کم معہ محصولڈاک عہ سالانہ قیمت ہر حالت میں پیشگی آنی چاہئے نمونہ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہئے واعظین اسلام سے رسالہ کی قیمت سالیانہ صرف ۱۲ اور غیر مذاہب سے صرف ۸ اس غرض سے کہ غیر مذاہب کو روبرو خدا کے یہ موقع کہنے کا نملے کہ ہم نے دنیا میں رسالہ

انوار الاسلام نہیں دیکھا

المشتہر
منشی کریم بخش مالک و مہتمم رسالہ انوار الاسلام

براھین احمدیہ چار جلد کامل

یہ وہ نادر بے نظیر کتاب ہے جسمیں قرآن شریف کے کلام الٰہی ہونے اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں تین سو زبردست دلائل قاطع دئے گئے ہیں اور اسلام کو بمقابلہ جمیع مذاہب کے اعلیٰ و افضل ثابت کیا گیا ہے اور اثبات رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں آجتک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی موافق اور مخالف اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اس کی پہلے قیمت ۲۵ تھی اور بوجہ نایابی کے دنیا اس کی نایابی کو ترس رہی تھی ہمنے بڑی کوشش اور جانفشانی سے اس کتاب کو زیور انطباع ثانی پہنایا ہے ناظرین یہ موقع ہاتھ سے نہ کھوئیں نہایت جلد خرید فرمائیں کاغذ موٹا چھاپہ نفیس خوش خط اور خوش نما

قیمت نہایت ہی کم صرف ۱۰ روپے

المشتہر منشی کریم بخش مالک مطبع مفید عام سیالکوٹ پنجاب

عجیب و غریب مرہم

المعروف

بمرہم عیسیٰ و بمرہم رُسل و بمرہم شلیخہ

معزز بھائیو! یہ ایک نہایت ہی پرتاثیر اور نادر مرہم ہے اس مرہم کے طیار کرنے میں سب سے بڑی مشکل تو اس کے اجزا نادر الحصول ہیں اور اس ملک میں ان کا دستیاب ہونا مشکل ہے ہم بڑے خرچ کے ساتھ اصلی اور خالص اجزا ملک شام و انگلینڈ و مصر وغیرہ سے منگاتے اور اس مرہم کو طیار کرتے ہیں اس کو ہر ایک زمانہ کے فاضل طبیبوں نے آزمایا اور اس کی اعجازی تاثیرات کو بلا اختلاف سب نے تسلیم کیا حکماء یورپ بھی اس کے عجیب خواص کے قائل ہیں خالص یقینی صحیح اور آلائش سے پاک خاص طریق کے ساتھ ہم ہی یہ مرہم طیار کرتے ہیں ایک دفعہ ضرور آزمائش کرے

فوراً جاے درد پر اثر کرتا ہے

ہر قسم طاعون ۔ سرطان کے زخم ۔ خنازیر (کنٹھہ مالا) گلٹیاں ۔ بدعہ ہر طرح کے ناسور ۔ زخموں کے کیڑے پرانے گندے زخم ۔ پھنسی ۔ پھوڑے گھاؤ ۔ گنج ۔ خارش ۔ طرح طرح کی جلد کی بیماریاں ۔ سرطان رحم ۔ چوٹوں کے زخم ۔ موچ ۔ تلی کے ورم ۔ بواسیر کے درد ۔ ہاتھوں کا سردی سے پھٹ جانا ۔ کانوں سے ریم کا بہنا جانوروں کا کاٹ لینا ۔ جل جانا ۔ عورات کی خطرناک بیماریاں وغیرہ وغیرہ کا دنیا بھر میں لاثانی علاج قیمت فی ڈبیہ ۱عہ

کارخانہ مرہم المعروف بمرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بھاٹی دروازہ لاہور سے طلب کرو

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جن کمزوری نظر ناخنہ مایرا اور اندر کی جلی کا زخم اور اس سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اسلئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔
راقم ڈاکٹر - ڈی - ایم - بی - ایم ساغنی جان
ایم - بی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی۔

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج سماۃ اتم دیوی بعمرہ ۹ سال پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اسقدر آ گیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اسکی تین گز کے فاصلہ سے رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہیں امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔
راقم خان بہادر محمد حسین خان صاحب ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے
راقم ڈاکٹر برج لال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس سرمہ کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔
راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ - ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر سرجری کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے ماہ مارچ ۱۸ سنہ ۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمد قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب کے اہتمام سے چھپا